The Absolute Reality

www.quran4u.com

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ فَمَا لَهُ مِن قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرِ

جس دن جانچ پڑتال ہوگی سب چھپی باتوں کی تو نہ ہوگا انسان کے پاس کوئی زور اور نہ مددگار۔

تفسیر ابن کثیر

علامہ عماالدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جونا گڑھی

الطارق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم

تعارف سورت:

مسند احمد میں ہے کہ خالد بن ابوجبل عدوانی نے ثقیف قبیلے کی مشرق جانب رسول اللہؐ کو لکڑی یا کمان پر ٹیک لگائے ہوئے اس پوری سورۃ کو پڑھتے سنا جب کہ آپ لوگوں سے مدد طلب کرنے کے لیے یہاں آئے تھے۔ حضرت خالدؓ نے اسے یاد کرلیا جب یہ ثقیف کے پاس آئے تو ثقیف نے ان سے پوچھا یہ کیا کہہ رہے ہیں' یہ بھی اس وقت مشرک تھے۔ انہوں نے بیان کیا تو جو قریش وہاں تھے جلدی بول پڑے کہ اگر یہ حق ہوتا تو کیا اب تک ہم نہ مان لیتے۔

نسائی میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ حضرت معاذؓ نے مغرب کی نماز میں سورہ بقرہ یا سورہ نساء پڑھی تو حضورؐ نے فرمایا:

أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ،

مَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقْرَأَ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَنَحْوِهَا؟

اے معاذ! کیا تو فتنے میں ڈالنے والا ہے؟ کیا تجھے یہ کافی نہ تھا کہ

وَالسَّمَاء وَالطَّارِق

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا

اور ایسی ہی سورتیں پڑھ لیتا۔

وَالسَّمَاء وَالطَّارِقِ (١)

قسم ہے آسمان کی اور اندھیرے میں روشن ہونے والے کی،

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ (٢)

تجھے معلوم بھی ہے کہ وہ رات کو نمودار ہونے والی چیز کیا ہے؟

ستاروں کی قسم:

اللہ تعالیٰ آسمانوں کی اور انکے روشن ستاروں کی قسم کھاتا ہے۔

طارق کی تفسیر چمکتے تارے سے کی ہے، وجہ یہ ہے کہ دن کو چھپے رہتے ہیں اور رات کو ظاہر ہو جاتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ؐ نے منع فرمایا کہ کوئی اپنے گھر رات کے وقت بے خبر آ جائے۔

یہاں بھی لفظ طروق ہے جسکے معنی ہیں اچانک نمودار ہونا۔

آپ ؐ کی ایک دعا میں بھی طارق کا لفظ آیا ہے۔

النَّجْمُ الثَّاقِبُ (٣)

وہ روشن ستارہ ہے۔

ثاقب کہتے ہیں چمکیلے اور روشنی والے کو جو شیطان پر گرتا ہے اور اسے جلا دیتا ہے۔

إِن كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ (٤)

کوئی ایسا نہیں جس پر نگہبان فرشتہ نہ ہو،

ہر شخص پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ مقرر ہے جو اسے آفات سے بچاتا ہے جیسے اور جگہ فرمایا:

لَهُ مُعَقِّبَـتٌ مِّن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ

(13:11)

آگے پیچھے سے باری باری آنے والے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بندے کی حفاظت کرتے ہیں۔

فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ (٥)

انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے

یہاں انسان کی ضعیفی کا بیان ہو رہا ہے کہ دیکھو تو اس کی اصل کیا ہے؟ اور گویا اس میں نہایت باریکی کے ساتھ قیامت کا یقین دلایا گیا ہے کہ جو ابتدائی پیدائش پر قادر ہے وہ لوٹانے پر قادر کیوں نہ ہوگا۔ جیسے فرمایا:

وَهُوَ الَّذِى يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ

(30:27)

جس نے پہلے پیدا کیا وہی دوبارہ لوٹائے گا اور یہ اس پر بہت ہی آسان ہے۔

خُلِقَ مِن مَّاء دَافِقٍ (٦)

وہ اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے

يَخْرُجُ مِن بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ (٧)

جو پیٹھ اور سینے کے درمیان سے نکلتا ہے

انسان اچھلنے والے پانی یعنی عورت مرد کی منی سے پیدا کیا گیا ہے جو مرد کی پیٹھ سے اور عورت کی چھاتی سے نکلتی ہے۔ عورت کو یہ پانی زرد رنگ اور پتلا ہوتا ہے اور وہ دونوں سے بچے کی پیدائش ہوتی ہے۔

تریبہ کہتے ہیں:

ہار کی جگہ کو' مونڈھوں سے لے کر سینے تک کو' نرخرے سے نیچے کو اور چھاتیوں کے اوپر کے حصے کو۔

اور نیچے کی طرف چار پسلیوں کو بھی اور دونوں چھاتیوں اور دونوں پیروں اور دونوں آنکھوں کے درمیان کو بھی کہا گیا ہے۔

دل کے نچوڑ کو بھی کہا گیا ہے۔ سینہ اور پیٹھ کے درمیان کو بھی کہا جاتا ہے۔

إِنَّهُ عَلَى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ (٨)

بے شک وہ اسے پھیر لانے پر یقیناً قدرت رکھنے والا ہے

وہ اسکے لوٹانے پر قادر ہے یعنی نکلے ہوئے پانی کو اس کی جگہ واپس پہنچا دینے پر۔

اور یہ مطلب کہ اسے دوبارہ پیدا کر کے آخرت کی طرف لوٹانے پر بھی۔

پچھلا قول ہی اچھا ہے۔ اور یہ دلیل کئی مرتبہ بیان ہو چکی ہے۔

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ (٩)

جس دن پوشیدہ بھید کھل پڑیں گے

پھر فرمایا کہ قیامت کے دن پوشیدگیاں کھل جائیں گی، راز ظاہر ہو جائیں گے۔ رسول اللہؐ فرماتے ہیں:

يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اسْتِهِ يُقَالُ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ

ہر غدار (عہد شکن وخائن) کی رانوں کے درمیان اسکے غدر (عہد شکنی) کا جھنڈا گاڑ دیا جائے گا اور اعلان ہو جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی غداری (عہد شکنی یا خیانت) ہے۔

فَمَا لَهُ مِن قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ (١٠)

تو نہ کوئی زور چلے نہ کوئی مددگار رہے۔

اس دن نہ تو خود انسان کو کوئی قوت حاصل ہوگی نہ اس کا مددگار کوئی اور کھڑا ہوگا۔ یعنی نہ تو خود اپنے آپ کو عذابوں سے بچا سکے گا نہ کوئی اور ہوگا جو اسے اللہ تعالیٰ کے عذابوں سے بچا سکے۔

قرآن کے فیصلے برحق ہیں:

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ (١١)

بارش والے آسمان کی قسم

رجع کے معنی بارش کے، بادل بارش والے کے، برسنے کے، ہر سال بندوں کی روزی لوٹانے کے جس کے بغیر یہ اور ان کے جانور ہلاک ہو جائیں سورج اور چاند اور ستاروں کے ادھر ادھر لوٹنے کے مروی ہیں۔

وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ (١٢)

اور پھٹنے والی زمین کی قسم

زمین پھٹتی ہے، دانے گھاس چارہ نکلتا ہے۔

إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ (١٣)

بے شک یہ قرآن البتہ دوٹوک فیصلے کرنے والا کلام ہے،

وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ (١٤)

یہ ہنسی کی اور بے فائدہ بات نہیں،

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا (١٥)

البتہ کافر داؤ گھات میں ہیں۔

وَأَكِيدُ كَيْدًا (١٦)

اور میں بھی داؤ کررہا ہوں‘

فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا (١٧)

تو کافروں کو مہلت دے‘ انہیں تھوڑے دنوں چھوڑ دے۔

یہ قرآن حق ہے‘ عدل کا حکم ہے یہ کوئی بے کار قصہ۔ باتیں نہیں۔

کافر اسے جھٹلاتے ہیں‘ اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ طرح طرح کے مکروفریب سے لوگوں کو خلاف قرآن پر اکساتے ہیں۔ تو اے نبی! انہیں ذرا ڈھیل دے پھر عنقریب دیکھ لے گا کہ کیسے کیسے بدترین عذابوں میں یہ پکڑے جاتے ہیں۔

جیسے اور جگہ فرمایا:

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلاً ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَى عَذَابٍ غَلِيظٍ

(31:24)

ہم انہیں کچھ یونہی سا فائدہ دیں گے پھر نہایت سخت عذاب کی طرف انہیں بے بس کردیں گے۔

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com